ماہنامہ بقیع کراچی

NOVEMBER 2022

مسلسل اشاعت نمبر 341

Regd. # MC-1177


کتاب الاربعین فی فضل الرحمۃ والراحمین

کا پہلا سلیس اردو ترجمہ بنام

# رحم دلی کے محاسن


مُصنّف

امام شمس الدین ابن طولون دمشقی حنفی صالحی

[880-953ھ]

مترجم

مولانا محمد قمر مصباحی

(الجامعۃ النوریہ اشرفیہ، میر خان، جون پور)

تقدیم

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

(رئیس دار الحدیث و دار الافتاء بجامعۃ النور)

تخریج

محمد اُسامہ قادری نعیمی

[متخصص جامعۃ النور]



جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

الاربعین فی فضل الرحمۃ والراحمین

کا پہلا سلیس اردو ترجمہ بنام

اربعین

# رحم دلی کے محاسن

مُصنّف:

امام شمس الدین ابن طولون دمشقی حنفی صالحی علیہ الرحمہ

[880-953ھ]

مترجم

مولانا محمد قمر مصباحی مدظلہ العالی

(الجامعۃ النوریہ اشرفیہ، ببر خان، جون پور)

تقدیم

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

[شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء بجامعۃ النور]

تخریج

محمد اُسامہ قادری نعیمی مدظلہ العالی

[متخصص جامعۃ النور]

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

| | | |
|---|---|---|
| کتاب | : | الاربعین فی فضل الرحمۃ والراحمین<br>ترجمہ اربعین رحم دلی کے محاسن |
| مصنّف | : | امام شمس الدین ابن طولون دمشقی حنفی صالحی |
| مترجم | : | مولانا محمد قمر مصباحی |
| تخریج | : | محمد اسامہ قادری نعیمی (متخصص جامعۃ النّور) |
| سن اشاعت | : | ربیع الثانی ۱۴۴۴ ہجری / نومبر ۲۰۲۲ء |
| تعداد | : | 4500 |
| ناشر | : | جمعیت اشاعت اہلسنّت، کراچی، پاکستان<br>نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،<br>فون: 021-32439799 |


خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

# پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہے اسی بناپر قدیم سے علماءِ کرام نے چالیس احادیث جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ان میں ایک اربعین امام شمس الدین ابن طولون حنفی متوفی ۹۵۳ھ کی کتاب ''الأربعین فی فضل الرحمة والراحمین'' ہے جس کا ''رحم دلی کے محاسن کے نام سے حضرت علامہ محمد قمر مصباحی زید علمہ نے بڑی محنت سے سلیس زبان میں ترجمہ کیااور محمد بشارت صدقی زید علمہ کی وساطت سے یہ ترجمہ حاصل ہوااور ان کی اجازت سے اس کی تخریجات کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہمارے ادارے کے تخصص فی الفقہ کے درجہ دوم کے ہونہار عالم دین حضرت علامہ اسامہ قادری نعیمی زید علمہ کی ذمہ داری لگائی گئی۔ انہوں نے یہ کام بحسن وخوبی مکمل کیااور مآخذ بھی تحریر فرمائے۔

اس رسالہ کی پہلی اشاعت ''اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن'' حیدرآباددکن سے ہوئی اوردوسری اشاعت بمع تخریج ادارہ''جمعیت اشاعتِ اہلسنت ''(پاکستان) کررہاہے اوراسے اپنے سلسلۂ اشاعت نمبر 341 میں شامل کررہاہے۔

آخر میں دعاگوہوں کہ مولیٰ تعالیٰ مُترجِم اورادارے کی سعی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اورانہیں تمام مسلمانانِ عالَم کی طرف سے اجرِ جزیل ،بے مثیل وبے انتہاء عطافرمائے اوربارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سندِ قبول کی عزت سے سَر فراز فرمائے۔ فقط

محمد عطاءاللہ نعیمی

خادم الحدیث ودارالإفتاءبجامعۃ النور

جمعیۃ اشاعۃ اھل السنۃ(باکستان)

# تقدیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد سرمداً

صلّ علی حبیبک محمدٍ والہ وأصحابہ أبداً

تمام کلاموں میں سب سے بہترین کلام، کلام اللہ یعنی قرآنِ مجید ہے کہ اِس کے ذریعے گمراہی سے ہدایت، اندھیروں سے اُجالا ملتا ہے لیکن اِس کلام مجید کو سمجھنے میں جو دُشواریاں وپیچیدگیاں ہیں، وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں، اِسی وجہ سے اِس کی تشریح وتفسیر کے لئے احادیثِ مبارکہ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ احادیثِ نبویہ علیہ التحیۃ والثناء ہی کلام اللہ کے بعد دینِ اسلام کا منبع ومرجع ہیں کہ اِن کے بغیر قرآن سمجھا جاسکتا ہے اور نہ ہی توحید ورسالت کی معرفت حاصل ہوسکتی ہے یونہی ان کے بغیر دینی احکام پر عمل بھی دُشوار ہے۔

اللہ عزّوجلّ کا ارشاد ہے: وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۔ (النحل: ۱۶/ ۴۴)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اُتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ان کی طرف اُترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔ (کنز الایمان)

مذکورہ آیتِ مبارکہ کے مطابق سنّتِ رسول، کلامِ الٰہی کے اجمال کا بیان اور تشریح ہے، لہٰذا اِس بات کی حُساسیت واہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عُلماء ومُحدّثینِ کرام نے احادیثِ طیّبہ کی حفاظت وصیانت کی ذمّہ داری سنبھالی اور اپنی اَنتھک محنتوں اور کاوشوں کے ذریعے احادیثِ نبویہ علیہ التحیۃ والثناء کے ذخیرے کو جمع فرمایا اور اِس کارِ عظیم میں اپنی زندگیاں تمام کردیں یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نہ

صرف قول و فعل بلکہ اندرونِ خانہ کے معاملات بھی ازواجِ مطہّرات سے پوچھ پوچھ کر آگے نقل فرمائے الغرض حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے کسی گوشہ پر بھی کلام کو ترک نہ فرمایا۔ بقول حافظ ابنِ حزم: سابقہ اُمم میں سے کسی کو یہ توفیق ہی میسّر نہ ہوئی کہ وہ اپنے رسول کے صحیح صحیح فرامین ثُبوت کے ساتھ محفوظ کر سکیں، یہ صرف اِس اُمت کا خاصّہ ہے کہ اِس کو اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ایک ایک کلمہ کی صحت اور اتّصال کے ساتھ اس کے ثُبوت کی توفیق بخشی گئی۔ آج روئے زمین پر کوئی ایسا مذہب نہیں ہے کہ اپنے پیشوا کے ایک کلمے کی سند بھی صحیح طریقہ سے پیش کر سکے اس کے برخلاف اسلام ہی یکتا اور واحد مذہب ہے کہ جس کے پیروکار اپنے رسول کی سیرت کا ایک ایک پہلو بھی پوری صحت کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔

اگر اہلِ عرب کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس دور میں فطرت سے قریب تر ہونے کی وجہ سے، اُن کا حافظہ دُنیا بھر میں اپنی مثال آپ تھا۔ ایک ہی مجلس میں متعدّد قصائد پڑھ دینا اور اسے سُن کر بعینہٖ حفظ کر لینا اُن لوگوں کے ہاں معمول کی بات تھی۔ بڑے بڑے قصیدے، بڑی بڑی نظمیں، شجرہائے نسب، جنگی کارنامے وغیرہ سب کے سب اپنی ذہانت و حافظہ کی مدد سے لفظ بہ لفظ یاد رکھتے اور ضرورت پڑنے پر بعینہٖ اِسے بیان بھی کر دیتے تھے۔ اپنے حافظہ کی اِسی خوبی و پختگی اور اس پر بجا اعتماد کی وجہ سے، اُن کے ہاں کسی چیز کو لکھ کر محفوظ کرنے کا زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود احادیثِ مبارکہ کے مجموعہ کی حفاظت کے لئے مُحدّثین کرام نے صرف اپنے حافظہ وذہانت پر اعتماد نہ فرمایا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کمالِ احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہوئے، کتابت کا بھی باقاعدہ اہتمام فرما کر ذخیرۂ احادیث کو پورے وُثوق کے ساتھ اُمت تک پہنچایا، لہٰذا اِسی ضرورت کے پیشِ نظر بے شمار کُتبِ

احادیث وُجود میں آئیں اور بیش بہا احادیث اُن میں بیان کی گئیں، مؤطا امام مالک، مسند امام احمد بن حنبل، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کُتُب اسی کی کڑی ہیں۔ اِن تمام کُتُبِ احادیث کو پڑھنا، یاد کرنا اور ان کے معنیٰ ومفہوم کو سمجھنا عام لوگوں کے لئے اتنا سہل اور آسان نہ تھا لہٰذا حُفّاظ عظام اور مُحدّثینِ کرام نے اُمورِ دین، باہمی تعلقات، حُسنِ معاشرت، عبادات اور مختلف مضامین کو باآسانی سمجھانے اور لوگوں کے یاد کرنے کے لئے اور اِس حدیث مبارک "مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِه بَعَثَهُ اللهُ فَقِيهًا، وَكُنْتُ لَه يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا" (شعب الایمان)

یعنی، "جو میری اُمت تک چالیس حدیثیں دین کے امر میں سے پہنچائے، تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اُسے فقیہ اُٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اُس کا شفیع وگواہ بنوں گا" کی فضیلت کو پانے کے لئے "اربعین" نامی کتابیں تحریر فرمائیں، جن میں عوام کی سہولت وآسانی کے لئے بعض عُلماء نے اُصولِ دین، بعض نے عبادات، بعض نے مُعاملات اور بعض نے آداب وحُسنِ معاشرت پر اَربعینات تحریر فرمائیں، جن کی تعداد حدِّ شُمار سے باہر ہے۔

سب سے پہلے "اربعین" لکھنے والے امام الحدیث والفقہ تلمیذِ امام اعظم ابو حنیفہ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ ہیں، اِن کے بعد امامِ وقت محمد بن اسلم طوسی پھر حسن بن سفیان نسائی، ابو بکر بن آجری، ابو بکر محمد بن ابراہیم اصفہانی المعروف ابن المقری، دار قطنی، امام حاکم نیشاپوری، ابو نعیم، ابو عبد الرحمن سلمی، ابو سعید مالینی، ابو عثمان صابونی، عبد اللہ بن محمد انصاری اور ابو بکر بیہقی وغیرہ عُلمائے کرام کثّرہم اللہ تعالیٰ ہیں۔

# چند اَربعینات اوران کے مصنفین کا مختصر تعارف

**امام ابن عساکر کی اربعین:** یہ ابو قاسم ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمائی ہے۔ان کے متعدد چہل حدیث کے مجموعے ہیں،جن کے نام یہ ہیں:

(۱)اربعین طوال (۲)اربعین بلدانیہ (۳)اربعون فی الجہاد

**امام مالینی کی اربعین:** اِس کے مصنف بلند پایہ زاہد وصوفی اور جلیل القدر وکثیر الروایہ محدث امام احمد بن محمد انصاری مالینی ہیں،ان کا وصال سن ۴۱۲ھ میں، مصر میں ہوا۔

**علامہ ابوالفُتوح ہمدانی کی اربعین:** اس کے مؤلف ابوالفتوح محمد بن محمد بن علی ہمدانی ہیں ۔انہوں نے اپنی اربعین کو"ارشاد السائرین إلی منازل المتقین"کانام دیاہے،یہ اِن کی چالیس اساتذہ سے سماعت کی ہوئی احادیث کا مجموعہ ہے اوراس میں ہر حدیث ایک علیحدہ صحابی سے مروی ہے۔

**امام ابو بکر تاج الاسلام کی اربعین:** یہ اربعین امام ابو بکر تاج الاسلام محمد بن اسحاق بخاری کلاباذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی ہے،یہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلّد تھے۔ان کا وصال ۳۸۰ھ میں ہوا۔

**علامہ صابونی کی اربعین:** اِس کے مصنف ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمن صابونی نیشاپوری ہیں۔یہ خُراسان میں سب سے بلند پایہ محدث اور دیگر علوم وفنون میں امام کا درجہ رکھتے تھے،ان کا وصال ۴۴۹ھ میں ہوا۔

**علامہ عینی مکی شافعی کی اربعین:** اِس کے مؤلف ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن عبد اللہ عینی مکی ہیں۔ اِس میں انہوں نے چالیس شہروں کے چالیس اساتذہ سے چالیس حدیثیں اکھٹی کی ہیں۔ ان کا وصال ۶۰۷ھ میں ہوا۔

**علامہ قزوینی کی اربعین:** یہ رضی الدین ابو الخیر احمد بن اسمٰعیل قزوینی رحمہ اللہ تعالٰی کی تصنیف ہے۔ یہ حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فضائل پر مشتمل ہے۔ ان کی ایک اور اربعین فضائل مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر بھی ہے۔

**علامہ عبد الرحمن رہاوی کی اربعین:** اس میں علامہ عبد القاہر بن عبد اللہ رہاوی نے مختلف اسناد کے ساتھ چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں۔ ان کا وصال ۶۱۲ھ میں ہوا۔

**علامہ نووی کی اربعین:** یہ اربعین محی الملۃ والدین علامہ ابو زکریا یحیی بن شرف نووی رحمہ اللہ تعالٰی نے لکھی ہے اور تمام اربعینات میں یہ کتاب سب سے زیادہ مقبول و مشہور ہے۔ اس کتاب میں کسی ایک موضوع کے تحت احادیث جمع نہیں کی گئیں بلکہ متعدّد ضروری موضوعات پر صحیح احادیث بالخصوص بخاری و مسلم کی روایات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

**مخدوم سیوستانی حنفی کی اربعین:** مخدوم عبد الواحد سیوستانی حنفی متوفی ۱۲۲۴ھ کی دو اربعین نظر سے گزری ہیں جن میں سے "الأربعین" کا ترجمہ و تخریج فقیر نے کئی سال قبل کیا اور اسے جولائی ۲۰۱۲ء / شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ میں ادارے نے شائع کیا۔

اور دوسری "الأربعین بروایۃ سراج المسلمین" جس پر بھی ادارے میں کافی کام ہو چکا ہے۔

انہیں اربعینات کی ایک کڑی زیرِ نظر کتاب **"کتاب الأربعین فی فضل الرحمۃ والراحمین"** ہے جو کہ امام شمس الدین بن طولون دمشقی حنفی صالحی متوفی ۹۵۳ھ علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے۔اِس میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی آپس میں محبت،اُخوّت وبھائی چارہ، انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی رحم کھانے وغیرہ کے عُنوان سے چالیس احادیث جمع کرنے کا اہتمام فرمایاہے جو کہ اِس وقت کی بھی ایک ضرورت ہے کیونکہ اس پُرفتن دورمیں اسلام کی اصل تعلیمات سے روشناس کرنے اوراُخوّت وبھائی چارہ، ہمدردی، رحم دلی وغیرہ جیسے عنوان پر تصانیف تحریر کرناایک ناگزیر کام ہے تاکہ مسلمانانِ عالم کے لئے اس پر عمل پیراہو کرسعادتِ دارین واُخروی سرمدی حاصل کرنے کاذریعہ ہو۔

رحم دلی انسانوں میں ایک ایساپُراثر جذبہ ہے کہ جس پر تاریخ شاہد ہے کہ دنیامیں جس قوم نے اس وَصف کواپنااوڑھنا بچھونابنایاکامیابی نے اُس کے قدم چومے اور جس نے اس وصف سے کنارہ کشی اختیار کی وہ ہلاک وبرباد ہوگئی۔یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے متعلق اپنی اُمّت کومتعدّدبار ترغیب ارشادفرمائی اوراس کے فضائل ومحاسن سے آگاہ فرمایا۔

چنانچہ رسول اکرم حبیب مکّرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَرَی الْمُؤْمِنِینَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى(صحیح البخاری،کتاب الأدب،باب رحمۃ الناس والبھائم،برقم:۶۰۱۱،۴/ ۸۹)

یعنی، تم مومنوں کو ایک دوسرے پر مہربانی کرتے، محبت کرتے اور رباہمی شفقت کرتے دیکھو گے، وہ ایک جسم کی طرح ہیں، جب اُس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو باقی اعضاء بے خوابی اور بخار میں اُس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

اور رحم نہ کرنے والے کے بارے میں سخت وعید ارشاد فرمائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: قَالَ: مَنْ لاَ یَرْحَمُ لاَ یُرْحَمُ. (الصحیح البخاری، کتاب الأدب)

یعنی، جو رَحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

اِس کتابِ عظیم کا ترجمہ بنام **"رحم دلی کے محاسن"** عالمِ جلیل مولانا محمد قمر مصباحی صاحب دام ظلہ نے بڑی محنت کے ساتھ کیا، ترجمہ انتہائی سلیس اور شائستہ الفاظ میں ہے تاکہ عوام بھی پڑھ کر بآسانی سمجھ سکے۔ میں اپنے علم و یقین کی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ مولانا موصوف اپنے علم و تقوی، ذکاوت و فراست، جذبۂ احیاءِ سنت کے لحاظ سے یقیناً اِس خدمت کے اہل ہیں اور یہ خدمت بلاشُبہ لائق صد تحسین ہے۔

فقط

محمد عطاء الله نعیمی

خادم الحدیث والإفتاء بجامعة النّور

جمعیة اشاعة اهل سنة باکستان

# انتساب

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مُجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان قادری بریلوی

مُحدِّث اعظم سیّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکارِ کلاں سیّد مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سیّد محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

# شرف انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو اپنے کریم ورحیم آقا، خلاصہ کائنات، فخر موجودات،

سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں،

جو ساری کائنات کے لیے سراپا رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔

امام اہلسنّت نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

محمد قمر مصباحی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

# عرضِ دل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ بعد حمدِ خدا ے تعالیٰ، بے شمار درود وسلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد مصطفی ﷺ، ان کے اہل بیت اور محبوب اَصحاب پر اور ائمہ شریعت وطریقت پر۔

علماے اسلام نے اربعین یا چالیس احادیث پر کئی ہزار کتابیں مختلف انداز سے ترتیب دی ہیں اور انھیں اپنے لیے سعادت مندی اور اخروی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہوئے ہر زمانے میں ان کی جمع وترتیب کا اہتمام کیا ہے۔

اربعین نویسی کی تاریخ میں تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ (80-150ھ) امام عبد اللہ بن مبارک (م:181ھ / 797ء) کا نام اُن اولین محدثین میں لیا جاتا ہے، جنھوں نے اس فن میں پہلی کتاب تصنیف فرمائی، آپ کی جمع کردہ اربعین اب مفقود ہے۔

امام محمد بن اسلم طوسی (م: 242ھ / 856ء) ایک دوسرے محدث ہیں جن کی اربعین آج بھی دست یاب ہے، اور اس کے مختلف ایڈیشنز بھی شائع ہو کر منظر عام پر چکے ہیں۔

امام حسن بن سفیان النسوی (م:303ھ /915ء) کی جمع کی ہوئی اربعین بھی اولین مجموعات میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ اربعین بھی دست یاب ہے اور ہمارے ادارے سے اس کا ترجمہ مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی مدظلہ کر رہے ہیں۔

امام ابو بکر بن حسین آجری (م:360ھ / 971ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی ہے۔ اس اربعین کا ترجمہ ہمارے ادارے کی تحریک پر مولانا دانش مصباحی صاحب نے کیا ہے، جو بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

صوفیاے کرام نے بھی اپنے مزاج کے مطابق اس شعبہ میں اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، امام ابو عبد الرحمن سلمی شافعی (325-412ھ) اُن اولین صوفیا میں سے ہیں، جنھوں نے تصوف پر اربعین جمع کی تھی، آپ کی جمع کردہ اربعین "کتاب الاَربعین فی التصوف" کے نام سے مشہور ومعروف ہے، اس کا سب سے پہلا اردو ترجمہ بنام "اربعین تصوف" 2014ء میں علامہ مولانا عبد المالک مصباحی مدظلہ (جو فی الوقت دارین اکیڈمی، رانچی کے ڈائریکٹر ہیں)

نے کیا تھا، جسے ہمارے ادارے نے 2015ء میں عرس محدث اعظم ہند کے موقع پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، یہ کتاب ہمارے ادارے کی اولین اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

امام ابو عبد الرحمن سلمی کے ہم زمانہ امام ابو سعد احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ مالینی ہروی (م: 412ھ /1022ء) نے بھی ترتیب اربعین کا اہتمام کیا ہے۔ آپ کی ترتیب کردہ اربعین "الاربعون الصوفیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو بھی اس میدان کی اولین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس اربعین کا پہلا اردو ترجمہ ہمارے ادارے کے ریسرچ اسوسیٹ علامہ مولانا میزان الرحمٰن علائی اشرفی امجدی زید مجدہ نے کیا ہے، جو عن قریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

صاحب رسالہ قشیریہ امام ابو القاسم عبد الکریم قشیری شافعی (376-465ھ) نے بھی تصوف پر "اربعین" ترتیب دی ہے، جس کا نام "کتاب الاربعین فی تصحیح المعاملۃ" ہے، اس مبارک رسالے کا سب سے پہلا سلیس اردو ترجمہ ہماری تحریک پر فاضل اشرفیہ مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی صاحب (ناظم اعلیٰ-دار العلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال) نے کیا ہے۔

اسی طرح صاحب "حلیۃ الاولیاء" امام ابو نعیم اصفہانی شافعی (م:430ھ / 1038ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی۔

عظیم حنبلی متکلم وصوفی امام عبد اللہ انصاری ہروی (م: 481ھ / 1089ء) نے توحید اور علم کلام کے موضوع پر ایک اہم اربعین یادگار چھوڑی ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کافی دراز ہوا اور اب تک ہزاروں اربعینات تیارہ چکی ہیں۔

ہمارے برصغیر میں بھی یہ سلسلہ نہایت اہتمام کے ساتھ جاری رہا۔ خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی (539-632ھ)- حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، دہلوی (م: 643ھ)-جو قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی (568-634ھ) کے استاذ بھی تھے نے ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ سرزمین ہندوستان پر ترتیب دی جانے والی پہلی اربعین ہے اور مخطوطہ کی شکل میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے، اللہ کرے کوئی صاحب تحقیق اس طرف توجہ کریں اور اس اہم اربعین کا تحقیقی ایڈیشن مع اردو ترجمہ جلد سے جلد منظر عام پر لے آئیں۔ آمین!

سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم ترین صوفیہ میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین حسین بخاری (707-785ھ) کا نام آتا ہے، آپ نے بھی تصوف وعرفان پر ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ اب مفقود ہے، بس کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

سلسلۂ عالیہ کبرویہ کے عظیم شیخ، فاتح کشمیر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی (714-786ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی، جو چند سال پہلے طبع ہوئی ہے۔

امام المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی (958-1052ھ) نے بھی اس میدان میں عربی زبان میں "جمع الأحادیث الأربعین فی أبواب علوم الدین" ترتیب دی اور فارسی میں اس کا ترجمہ "الأحادیث الأربعین فی نصیحۃ الملوک والسلاطین" کے نام سے کیا ہے۔ اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی (971- 1034ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی جو آپ کے مجموعۂ رسائل میں شامل ہے۔

پھر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114-1176ھ) اور ان کے بعد امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی (1272-1340ھ) نے بھی اس شعبہ میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ ان اربعینات کے علاوہ بھی کئی اربعینات ہیں، جن کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ معروف بکاتب چلپی (م: 1067ھ) نے امام سیدنا عبد اللہ بن مبارک (م: 181ھ) سے لے کر اپنے زمانے تک تقریباً 60/ اربعینات کا تذکرہ کیا ہے۔

پاکستانی محقق محمد عالم مختار حق صاحب نے اردو زبان میں اربعین نویسی پر ایک جامع اشاریہ بنام "اردو میں اربعینات" ترتیب دیا ہے اور اس میں 570/ اربعینات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

مصری محقق سہل العود نے ایک جامع اشاریہ "المعین علی معرفۃ کتب الأربعین من أحادیث سید المرسلین ﷺ" ترتیب دیا ہے۔ جس میں انھوں نے تقریباً 529/ اربعینات کا ذکر کیا ہے۔ یہ بھی ایک لاجواب اشاریہ ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ اور اشاریے ہیں، جن کا ذکر پھر کبھی کیا جائے گا۔

الحمد للہ رب العالمین! اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد دکن نے بھی اس حوالے سے کچھ کرنے کی سعی کی ہے، جدید عنوانات پر 40/ سے زائد اربعینات زیر ترتیب ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اکابر محدثین کے قدیم وجدید اربعینات کا اردو میں ترجمہ کروا کر شائع کرنا بھی خدمت اربعینات میں شامل ہے۔

یہ کتاب اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کی اشاعتی پیش کش ہے۔ پھر شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی اور بانی ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) حضرت علامہ محمد عرفان ضیائی نے اس کی اپنے ادارہ سے اشاعت کی خواہش ظاہر کی تو فقیر کہ جس کا مقصد علم دین کی ترویج واشاعت ہے، ان حضرات کو بخوشی اشاعت کی اجازت دے دی۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین و اراکین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" اور "جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)" کو مزید دینی و علمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع و فیض بخش بنائے! آمین بجاہ النبی الامین ﷺ!

فقیر غوث جیلاں وسمناں
**محمد بشارت علی صدیقی اشرفی**
جدہ شریف، حجاز مقدس

# عرض حال

لك الحمد يا الله. والصلاة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

یہ لاک ڈاؤن کے زمانے کی بات ہے جب میں پورے طور سے فرصت میں تھا کہ ایک دن میرے رفیق غم و خوشی مولانا عبدالقدوس مصباحی مہراج گنج کا فون آیا۔ کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دوران گفتگو آپ نے پوچھا کہ آج کل کیا مصروفیت ہے؟ میں نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اس پر آپ نے کہا کہ:

کچھ تحریری کام ہونا چاہیے۔ ارادہ بنایئے۔ میں کام دلواتا ہوں۔ اردو ترجمہ نگاری سے اپنے تحریری سفر کا آغاز کیجیے۔

میں مسلسل اپنی کم علمی کا احساس دلاتا رہا اور عذر خواہی کرتا رہا کہ میں کہاں اور ترجمہ نگاری جیسا مشکل کام کہاں! مگر آپ نے میری ایک نہ سنی۔ مجبوراً مجھے قبول کرنا پڑا۔ میرے راضی ہو جانے کے بعد آپ نے مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی دام ظلہ العالی - مقیم حال: حجاز مقدس، جدہ شریف - سے رابطہ کیا اور اردو ترجمہ کے لیے "کتاب الاربعین فی فضل الرحمۃ والراحمین" کا انتخاب کر دیا۔ انتخاب ہو جانے کے بعد میں نے پہلے مطالعہ کیا، پھر ترجمہ نگاری کا کام شروع کیا۔ تقریباً ایک مہینے میں اردو ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا۔ اب تصحیح کا مرحلہ سامنے تھا۔ اس کے لیے میں نے استاذ گرامی حضرت مولانا دست گیر عالم مصباحی دام ظلہ العالی کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا، آپ نے قبول کر لیا اور چند مہینے میں یہ مرحلہ بھی مکمل ہو گیا اور اب تصحیح، تخریج، پروف ریڈنگ اور سیٹنگ کے تمام تر مراحل سے گزر کر کتاب پریس کو

جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور طباعت کا مرحلہ آسان فرمائے۔ آمین یارب العالمین !

**کلمات تشکر** ﴾اب ان احباب کا تذکرہ ضروری ہے جنہوں نے کسی بھی جہت سے کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا :

(۱) کلمات تبریک پیش ہیں استاذ گرامی حضرت مولانا دست گیر عالم مصباحی دام ظلہ العالی -استاذ : جامعہ اشرفیہ ، مبارک پور ، اعظم گڑھ - کی بارگاہ میں ، جنہوں نے کثرت کار کے باوجود اپنا قیمتی وقت دے کر ترجمے کی تصحیح فرمائی اور اس کے پایۂ اعتبار کو بڑھادیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور دارین میں اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔ آمین !

(۲) میں ممنون ہوں اپنے رفیق غم و خوشی مولانا عبد القدوس مصباحی -استاذ : دارالعلوم فیض رضا ، شاہین نگر ، حیدر آباد ، تلنگانہ - کا ، جو ابتدا سے انتہا تک مکمل میرے معاون و مشاور بنے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی سربلندی عطا فرمائے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین !

(۳) میں مشکور ہوں مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی - مقیم حال : حجاز مقدس ، جدہ شریف - کا بھی ، جنہوں نے کتاب کو اپنے ادارے "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" سے چھاپ کر مجھے بار اشاعت سے بے نیاز کر دیا۔ اللہ عزوجل آپ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دارین میں اس کا بہتر صلہ عطا کرے۔ آمین !

بارگاہ رب ذوالجلال میں دعا ہے کہ باری تعالیٰ میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے

اور اسے میرے، میرے اساتذۂ کرام اور میرے والدین کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کا جو بھی ثواب ہو، اُسے حضور سرور کائنات ﷺ کے صدقے میرے والد مرحوم کی روح کو عطا فرمائے۔ آمین!

اعتذار:

کتاب کی تصحیح کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، مگر پھر بھی بشری تقاضے کے مطابق بہت ساری غلطیاں رہ جانے کا امکان ہے؛ اس لیے اہل علم کی بارگاہ میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم آگاہ فرمائیں؛ تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

محمد قمر مصباحی

۱۱؍ ربیع الثانی، ۱۴۴۴ھ / ۶؍ نومبر، ۲۰۲۲ء

مدرسہ الجامعۃ النوریہ اشرفیہ، ببر خاں، جون پور